صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 3۔اگست 2016ء

روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 3۔اگست 2016ء 29 شوال 1437 ہجری 3 ظہور 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 175

راتیں سجدہ کرتے ہوئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔’’اور وہ لوگ جو اپنے رب کے لئے راتیں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے یقیناً اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔یقیناً وہ عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی بہت بری ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی‘‘۔

(الفرقان:66,65)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت اماں جان بیان کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عام طور پر ہر وقت باوضو رہتے تھے جب کبھی رفع حاجت سے فارغ ہوکر آتے تھے وضو کر لیتے تھے سوائے اس کے کہ بیماری یا کسی اور وجہ سے آپ رُک جاویں۔

حضرت مسیح موعود نماز پنجگانہ کے سوا عام طور پر دو قسم کے نوافل پڑھا کرتے تھے ایک نماز اشراق (دو یا چار رکعات) جو آپ کبھی کبھی پڑھتے تھے اور دوسرے نماز تہجد (آٹھ رکعات) جو آپ ہمیشہ پڑھتے تھے سوائے اس کے کہ آپ زیادہ بیمار ہوں لیکن ایسی صورت میں بھی آپ تہجد کے وقت بستر پر لیٹے لیٹے ہی دعا مانگ لیتے تھے اور آخری عمر میں بوجہ کمزوری کے عموماً بیٹھ کر نماز تہجد ادا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود عام طور پر صبح کی نماز کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے تھے کیونکہ رات کا زیادہ حصہ آپ جاگ کر گزارتے تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ اوّل تو آپ کو اکثر اوقات رات کے وقت بھی مضامین لکھنے پڑتے تھے جو آپ عموماً بہت دیر تک لکھتے تھے دوسرے آپ کو پیشاب کے لئے بھی کئی دفعہ اُٹھنا پڑتا تھا اس کے علاوہ نماز تہجد کے لئے بھی اُٹھتے تھے۔

حضرت صاحب مٹی کے تیل کی روشنی کے سامنے بیٹھ کر کام کرنا ناپسند کرتے تھے اور اس کی جگہ موم بتیاں استعمال کرتے تھے۔ایک زمانہ میں کچھ عرصہ گیس کا لیمپ بھی استعمال کیا تھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی یہ عادت تھی کہ کئی موم بتیاں جلا کر سامنے رکھوا لیتے تھے اگر کوئی بتی بجھ جاتی تھی تو اس کی جگہ اور جلا لیتے تھے اور گھر میں عموماً موم بتیوں کے بنڈل منگوا کر ذخیرہ رکھوا لیتے تھے۔ایک دفعہ اس دالان میں جو بیت الفکر کے ساتھ ملحق شمال کی طرف ہے حضرت مسیح موعود شمالی دیوار کے پاس پلنگ پر بیٹھے ہوئے شاید کسی کام میں مصروف تھے اور پاس موم کی بتیاں جلی رکھی تھیں۔حضرت والدہ صاحبہ بتیوں کے پاس سے گزریں تو پشت کی جانب سے ان کی اوڑھنی کے کنارے کو آگ لگ گئی اور ان کو کچھ خبر نہ تھی۔حضرت مسیح موعود نے دیکھا تو جلدی سے اُٹھ کر اپنے ہاتھ سے آگ بجھائی۔اس وقت والدہ صاحبہ کچھ گھبرا گئی تھیں۔

حضرت اماں جان بیان کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود فریضہ نماز کی ابتدائی سنتیں گھر میں ادا کرتے تھے اور بعد کی سنتیں بھی عموماً گھر میں اور کبھی کبھی (بیت) میں پڑھتے تھے۔خاکسار (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) نے دریافت کیا کہ حضرت صاحب نماز کو لمبا کرتے تھے یا خفیف؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ عموماً خفیف پڑھتے تھے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل ایک نئے دور میں داخل ہوگیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے العربیہ کے بعد اب ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ کا قیام بھی ہوگیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ یکم اگست 2016ء کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پاکستانی وقت کے مطابق رات 8 بجے ٹرانسمیشن کنٹرول روم بیت الفضل لندن میں تشریف لائے۔حضور انور نے ڈیوٹی پر موجود احباب سے بعض استفسارات فرمائے اور سٹاف نے جوابات دیئے۔اس کے بعد حضور انور نے ایک بٹن دبا کر ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ کا آغاز و افتتاح فرمایا۔بٹن دباتے ہی اس سے بسم اللہ، آیت استخلاف اور تلاوت قرآن کریم نشر ہوئی۔بعد میں افریقہ کے کنٹرول روم کی جھلکیاں بھی ساتھ ساتھ نشر ہوتی رہیں۔پھر حضور انور کے دورہ افریقہ کی بعض جھلکیاں دکھائی گئیں۔آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی بدولت ساری دنیا کے احمدی دعا میں شامل ہوئے۔

دعا کے بعد حضور انور محمود ہال بیت الفضل لندن میں تشریف لائے۔حضور انور کی خدمت اقدس میں ایک کیک پیش کیا گیا۔حضور انور نے کیک کاٹا۔اس کے بعد حضور انور تشریف لے گئے۔اللہ تعالیٰ اس کا افتتاح ہر لحاظ سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے بابرکت کرے۔آمین

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

رونا اور آنسو بہانا ہی جسم اور روح کی نجات کا موجب ہے

قبولیت دعا اور اس کی فلاسفی

حضرت مصلح موعود کا ایک رؤیا

حضرت مصلح موعودسورۃ العنکبوت کی آیت 70 کے تحت فرماتے ہیں۔

ترجمہ: ’’اور وہ (لوگ) جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے اور اللہ یقیناً محسنوں کے ساتھ ہے۔‘‘

(تشریح) فرماتا ہے ’’وہ لوگ جو ہماری محبت میں محو ہو کر ہمارے قرب کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں اور ہمارے دروازہ پر ہر وقت گرے رہتے ہیں۔......

ہمارا سلوک ان سے یہ ہوتا ہے کہ ہم انہیں یکے بعد دیگرے کامیابی اور عروج کے غیر متناہی راستوں کی طرف بڑھاتے چلے جاتے ہیں ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو ایک ایسا امید افزا پیغام دیا ہے جو ان کے مردہ قلوب میں بھی زندگی کی لہر پیدا کرنے والا اور انہیں فرش سے اٹھا کر عرش تک پہنچا دینے والا ہے۔ حقیقت یہ ہے بہت سی ناکامیاں اس مایوسی کی وجہ سے ہوتی ہیں کہ انسان سمجھتا ہے۔ میرے لئے اب ترقی کا کوئی امکان نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بات غلط ہے۔ جو لوگ ہماری محبت اور ہمارے وصال کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہیں انہیں ہم متواتر ان رستوں کا پتہ بتاتے چلے جاتے ہیں جو ہم تک پہنچنے والے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ جدوجہد اپنے خودساختہ معیاروں کے مطابق نہ ہو۔ بلکہ ہمارے بتائے ہوئے اصول کے مطابق ہو۔ (صفحہ 692)

(دین) میں اللہ تعالیٰ نے وصال الٰہی کا راستہ ایسا آسان کر دیا ہے کہ اگر مومن کے دل میں ذرا بھی محبت ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کو پا سکتا ہے۔ اسی طرح میں نے ایک دفعہ رویا میں دیکھا کہ میں لکھنو میں ہوں اور کچھ رؤساء شہر مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہیں اور ایک کمرہ میں جس میں قالینوں کا فرش بچھا ہوا تھا بیٹھ گئے۔ اس وقت ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ روح کے زندہ رکھنے کی کیا صورت ہے۔ میں نے انہیں جواب میں کہا کہ زندہ رہنے والی دو چیزیں ہوتی ہیں۔ جسم اور روح۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو نہ بول سکتا ہے نہ چل سکتا ہے نہ خود کوئی کام کر سکتا ہے۔ اسے زندہ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا سامان پیدا کیا ہے؟ یہی کہ اس کے اندر رونے کی طاقت پیدا کر دی ہے۔ اس کی ماں ہر وقت تو اس کے پاس نہیں رہتی۔ کبھی کھانا پکا رہی ہوتی ہے کبھی کپڑے دھو رہی ہوتی ہے۔ کبھی برتن مانجھ رہی ہوتی ہے۔ کبھی اپنی سہیلیوں سے باتوں میں مشغول ہوتی ہے کبھی اپنے خاوند سے چونچلے کر رہی ہوتی ہے۔ اس وقت کبھی بچہ کو کوئی مرض ستاتا ہے کبھی بھوک لگتی ہے کبھی کوئی اور خطرہ پیش آتا ہے۔ تو وہ زور سے چلاتا ہے اور روتا ہے تو اس کی ماں دوڑ کر اس کے پاس آجاتی ہے۔ یہ طریق خدا تعالیٰ نے جسم کو زندہ رکھنے کے لئے تجویز کیا ہے۔ بعینہٖ ایسا ہی طریق روح کے زندہ رکھنے کے لئے اس نے تجویز کیا ہے۔ جب روح کمزور ہو اور اس پر مُردنی طاری ہونے لگے۔

انسان سجدہ میں گر جاتا ہے اور بچہ کی طرح خدا تعالیٰ کو رو رو کر پکارتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے اور اس کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اس وقت میری تقریر میں جوش پیدا ہو گیا اور آواز بلند ہو گئی اور میں نے انگلی اٹھا کر اور اسے الٹا کر قالین پر مارا اور کہا۔ یوں مصلّی پر سر رکھ کر جب روح کا بچہ روتا ہے اور وہاں اس کے آنسو گرتے ہیں تو اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اس کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے اس کے پاس آتا ہے جس طرح ماں بچہ کے پاس آجاتی ہے۔ غرض رونا اور آنسو ہی جسم کو بچاتے ہیں اور رونا اور آنسو ہی روح کو بچاتے ہیں۔

وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا ...... میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جیسے ایک محبت کرنے والی ماں اپنے بچہ کی آواز پر دوڑتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کی محبت کا جواب محبت میں دینے کے لئے دوڑتا ہے اور اگر ان محبت کے تعلقات میں کبھی کوئی کوتاہی ہوتی ہے تو بندے کی طرف سے ہوتی ہے ورنہ خدا تعالیٰ ایک محبت کرنے والی ماں سے بھی بڑھ کر چاہتا ہے کہ اپنے بندوں سے پیار کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ بندوں سے محبت کا سلوک کرے اور وہ چاہتا ہے کہ بندے کو اپنی محبت بھری گود میں اٹھا کر اسے تسلی دے لیکن انسان وہ انسان جو مصائب میں مبتلا ہوتا ہے وہ انسان جو آلام کے بوجھ تلے دبا ہوتا ہے وہ انسان جو ہر وقت محتاج ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی مدد کرے اور اسے ان مصائب و آلام سے نجات بخشے اور وہ انسان جو ہر وقت محتاج ہوتا ہے اس بات کا کہ کوئی اس کا سہارا بنے اور اسے تسلی دے وہ محتاج اور کمزور انسان مستغنی بنا رہتا ہے مگر وہ مستغنی خدا عرش پر بے تاب رہتا ہے اس بات کے لئے کہ اس کا بندہ اس کی طرف آئے اور وہ اسے اپنے قرب میں جگہ دے۔

وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا ...... میں اطمینان قلب کے حصول کا نسخہ بھی بتا دیا گیا ہے جس کے لئے آج ساری دنیا مضطرب ہے اور ہر شخص یہ سوال کرتا دکھائی دیتا ہے کہ ہمیں دل کا اطمینان کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ اطمینان قلب درحقیقت دو ہی طرح حاصل ہو سکتا ہے۔

(1) یا تو اس طرح کہ جو خواہش دل میں پیدا ہو پوری ہو جائے۔

(2) یا اس طرح کہ تمام فضول اور لغو خواہشوں سے دل ہٹ جائے اور صرف ایسی خواہشات رہ جائیں جو اچھی بھی ہوں اور حاصل بھی ہو سکیں۔ جب کوئی اس مقام پر پہنچ جائے تو اسے اطمینان قلب حاصل ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہم نے انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرے اور پھر فرماتا ہے کہ جو لوگ اس مقصد کے لئے سچی کوشش کریں ہم ذمہ دار ہیں کہ ان کو یہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ گویا قرآن کریم اطمینان قلب کی ذمہ داری لیتا ہے۔......

آخر میں وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان تمام ابتلاؤں اور آفات کی طرف اشارہ فرما دیا جن کا اس سورہ کے شروع سے ذکر چلا آرہا ہے اور بتایا ہے کہ تم پھونکوں سے ہنڈیا نہیں پکا سکتے۔ تم خلال سے پہاڑ نہیں کھود سکتے۔ تم تنکے پر بیٹھ کر دریا پار نہیں کر سکتے۔ تم اگر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں ہر قسم کے امتحانوں میں ثابت قدم رہنا پڑے گا اور قربانیوں کی آگ میں متواتر اپنے آپ کو جھونکنا پڑے گا۔ اگر ایسا کر لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ہر میدان میں کامیابی عطا فرمائے گا اور وہ تمہارے لئے ایسی غیرت دکھائے گا کہ کوئی ماں اپنے بچے کے لئے بھی ایسی غیرت نہیں دکھا سکتی۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تم خدا تعالیٰ پر سچا ایمان رکھو اور اس کے دین کی خاطر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرو۔

محسن کے معنی عربی زبان میں اس شخص کے ہوتے ہیں جو حکم کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ پورا کرے۔

پس اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جو لوگ اس پہلی بات پر پوری طرح عمل کریں گے جو ہم نے کہی ہے یعنی وہ پوری طرح جہاد کریں گے اور ہماری رضا کے حصول کی کوشش کریں گے ہم ان کے ساتھ ہونگے اور ہر میدان میں ان کو کامیابی بخشیں گے۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش تو کریں مگر ان کی کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ وہ کوئی نہ کوئی غلطی کر رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ خدائی قرب اور اس کی نصرت سے محروم ہیں۔ گویا بجائے اس کے کہ خدا تعالیٰ پر الزام لگایا جائے اور کہا جائے کہ اس نے ہماری طرف توجہ نہیں کی ہمیں اپنی ذات پر الزام لگانا چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے کہ ہم محسنوں والا کام نہیں کر رہے۔ ورنہ خدا جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے وعدوں میں سچا ہے اور وہ جو بات بھی کہتا ہے اسے پورا کر کے رہتا ہے۔ جھوٹے ہم ہی ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت کا تو دعویٰ کرتے ہیں مگر اس کے مطابق اپنے اندر کوئی تغیر پیدا نہیں کرتے۔......

اگر ہماری کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے تو ہم اپنے متعلق کہیں گے کہ ہم جھوٹے ہیں اور ہم نے وہ شرطیں پوری نہیں کیں جن کے پورا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا تھا ورنہ خدا سچا ہے۔ اگر ہم اس کی بیان کردہ شرائط کو پورا کریں اور ابتلاؤں کے طوفانوں میں ایمان کا دامن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اپنی جانی اور مالی قربانیوں کے ذریعہ اخلاص اور فدائیت کا نمونہ پیش کریں تو اللہ تعالیٰ یقیناً ہماری مدد کے لئے آسمان سے اترے گا اور وہ ہمیں ایک پیارے بچے کی طرح اپنی گود میں اٹھا لے گا۔

(مرسلہ: ملک طاہر احمد صاحب لاہور)

قرآن کریم وحی متلو قطعی یقینی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’جہاں تک ہمارے عقائد کا تعلق ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ثابت قدم رکھا ہے تو اے میرے بھائی تو جان لے کہ ہم اللہ کو رب سمجھتے ہوئے اس پر ایمان لائے اور محمد ﷺ کو نبی سمجھتے ہوئے ایمان لائے اور ہم اس پر بھی ایمان لائے کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور ہم فرقان پر ایمان لائے کہ وہ اللہ رحمان کی طرف سے ہے اور ہر اس بات کو جو قرآن کریم کے بیانات اور اس کے محکمات اور اس کے قصوں کے مخالف ہے ہرگز قبول نہیں کرتے خواہ وہ عقلی امر ہی کیوں نہ ہو یا ان آثار میں سے ہو جنہیں اہلحدیث حدیث کے نام سے موسوم کرتے ہیں یا اقوالِ صحابہ میں سے یا تابعین میں سے ہو کیونکہ قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کا لفظ لفظ تواتر سے ثابت ہے اور وحی متلو قطعی یقینی ہے ......۔ قرآن قطعیت تامہ کے ساتھ مخصوص ہے اور وہ اپنے مرتبہ میں ہر کتاب اور وحی سے برتر ہے کیونکہ یہ مس انسانی سے پاک ہے اس کے علاوہ اور کتابیں یا آثار اس مقام کو نہیں پہنچتی ہیں اور جو اس کتاب کے علاوہ دوسری کتاب کو ترجیح دیتا ہے تو یقیناً اس نے شک کو یقین پر ترجیح دی۔‘‘

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

بحرنور

سوالات وجوابات کی شکل میں

(قسط اول)

سوال: پہلی کتاب کن ملکوں کے علماء کے نام ہے؟ ٹائٹل پیج

جواب: یہ کتاب عرب، شام، بغداد، عراق اور خراسان کے علماء کے نام ہے۔

سوال: ٹائٹل پیج پر سورۃ النساء کی کون سی آیت درج ہے؟

جواب: (آیت: 175)

ترجمہ: ’’اے لوگو! قرآن ایک برہان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تم کو ملی ہے اور ایک کھلا کھلا نور ہے جو تمہاری طرف اتارا گیا ہے۔‘‘

سوال: شعر مکمل کریں فلا تعجب بماجئنا بنورٍ ......؟ ٹائٹل پیج

جواب: بَدَتْ عَیْنٌ اِذَا اشْتَدَّالْاُوَامُ

سوال: کتاب کے نام کا معنی درج کریں؟ ٹائٹل پیج

جواب: کتاب کے نام کا معنی بحرنور ہے۔

سوال: کتاب لکھنے کی کیا غرض تھی؟ ٹائٹل پیج

جواب: تا کہ ایمان کے کھیتوں میں ایقان و عرفان کی نہریں جاری ہوں۔

سوال: اس کتاب کی اشاعت کب ہوئی؟ ٹائٹل پیج

جواب: ماہ محرم 1328ھ میں ہوئی۔

سوال: حضرت اقدس نے متقی صالح اور عالم بندوں کے کیا اوصاف حمیدہ بیان فرمائے ہیں؟ ص 1-2

جواب: جب ان کے پاس حق آتا ہے اور ان کے سامنے الٰہی معارف اور آسمانی بشارات اپنی شوکت اور اپنی قوت اور اپنی چمک کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں تو ان کے دل انہیں قبول کرنے کے لئے فروتنی اختیار کرتے ہیں اور وہ اطاعت کا دم بھرتے ہوئے اور ایمان لاتے ہوئے ان کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں۔

سوال: شعر کا ترجمہ لکھیں۔ ٹائٹل پیج

اَحَاطَ النَّاسَ مِنْ طَغْوَی ظَلَام
عَلَامَاتٌ بِهَا عَرِفَ الْاِمَام

جواب: سرکشی کی وجہ سے تاریکی نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔ یہ وہ نشانیاں ہیں جن سے امام وقت کی نشاندہی کی گئی ہے۔

سوال: یہ کتاب مسیح موعود کے کس خلیفہ کے عہد میں شائع ہوئی؟ ٹائٹل پیج

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح نورالدین بھیروی کے عہد میں ہوئی۔

سوال: کون سے لوگ یا قوم ہے جنہیں صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے؟ ص 3-4

جواب: (سعید لوگ) اللہ تعالیٰ اور اہل اللہ کے ساتھ ادب کے ساتھ پیش آتے ہیں اور صبر کرتے ہیں یہاں تک کہ حق تعالیٰ کا چہرہ ان پر جلوہ آراء ہوتا ہے۔ پس ان کی اس خصلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور کوئی خیر ان سے ضائع نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ محروموں میں سے ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جنہیں صرف خدا ہی جانتا ہے۔

سوال: اہل اللہ کے ساتھ سوءادب کرنے والوں کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ ص 3

جواب: اور جب کوئی ان سے ایسی بات سنتا ہے جو اس کے زعم میں نئی ہے تو وہ پلک جھپکنے تک بھی صبر نہیں کرتا، جلدی سے کام لیتا ہے اور بدگمانیوں کو آخری حد تک پہنچا دیتا ہے، دشمنانہ حملہ کرتا ہے، اور گالی گلوچ کرتا ہے، اور افترا کرتا ہے اور تکلیف پہنچاتا ہے اور لوگوں کو انگیخت کرتا ہے اور آتش (فتنہ) کو بھڑکاتا ہے۔ وہ ہر تیر چلاتا ہے اور جس تدبیر پر اسے قدرت ہو وہ کر گزرتا ہے۔ وہ مردان خدا کی آبرو اور ان کی جان کے درپے ہو جاتا ہے اور وہ اس دن سے نہیں ڈرتا جس میں وہ پکڑا جائے گا اور وہ جزا دیا جائے گا اور وہ انکار کرنے والوں میں سب سے پہلے ہوتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود نے خواب میں کن لوگوں کو دیکھا تھا؟ ص 4

جواب: فرمایا: میں نے خواب دیکھا جس میں مجھے مخلص مومنوں اور صالح و عادل بادشاہوں کی ایک جماعت دکھائی گئی۔

سوال: عرب کے لوگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود کے دل میں کیا ڈالا گیا؟ ص 4-5

جواب: میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں ان کے لئے چند کتب تالیف کروں اور ان میں ہر وہ چیز لکھوں جو میرے خالق نے مجھ پر کھولی ہے اور جو سچے حقائق اور عالی اور پاک معارف مجھے سکھائے گئے ہیں وہ تمام میں انہیں سکھاؤں اور جو میرے رب نے مجھے ظاہری نشانات، درخشندہ کرامات اور علم الیقین تک پہنچانے والے دلائل عطا فرمائے ہیں ان سے انہیں آگاہ کروں تا کہ شاید وہ مجھے پہچان لیں اور تا وہ رب العالمین کے راستوں میں میرے مددگار ہو جائیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود نے اس کتاب کے لکھنے پر کیا دعا کی؟ ص 5

جواب: فرمایا اور میں نے خدا سے دعا کی کہ وہ اس (کتاب) کو مبارک کرے اور لوگوں کے دلوں کو اس طرف مائل کرے اور اس سے اپنے نیکوکار بندوں کو حظِّ کثیر عطا کرے۔

سوال: حضرت مسیح موعود نے صاحبان دل اور مردان بصیرت سے کس امید کا اظہار کیا؟ ص 5

جواب: فرمایا میں صاحبان دل اور مردان بصیرت سے امید کرتا ہوں کہ وہ میرے بارے میں جلد بازی سے کام نہیں لیں گے۔

سوال: یہ کتاب کن لوگوں کے لئے بطور ہدیہ ہوگی؟ ص 5

جواب: میری یہ کتاب ان کتب میں سے ہے جو میں نے اس مقصد کے لئے تالیف کی ہیں اور میں اسے سادات عرب وشام کے لئے بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں۔

سوال: حضرت مسیح موعود نے جلد باز کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا؟ ص 6

جواب: جلد باز کبھی بھی صدق وثواب کی راہ نہیں دیکھ سکتا نہ اس جہان میں اس کی عزت ہوتی ہے اور نہ اس جہان میں اور وہ ذلت کی موت مرتا ہے اور وہ اندھوں میں سے ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود نے ’’اولیاء کرام کے گوشت زہر آلود ہوتے ہیں‘‘ کی کیا وضاحت فرمائی؟ ص 6

جواب: یقیناً اولیاء کرام کے گوشت زہر آلود ہوتے ہیں۔ پس جو کوئی بھی ان کی غیبت کر کے یا گالی گلوچ کر کے اس کو کھائے گا وہ موقع پر ہی مر جائے گا۔

سوال: اولیاء کرام کی غیبت کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے؟ ص 6

جواب: وہ موقع پر ہی مر جائے گا۔

سوال: حضرت مسیح موعود کے پڑدادا کا نام تحریر کریں؟ ص 7

جواب: مرزا گل محمد۔

سوال: حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنا شجرہ نسب کس طرح بیان فرمایا؟ ص 7

جواب: میرے والد صاحب کا نام مرزا غلام مرتضیٰ ہے اور ان کے والد مرزا عطا محمد ہیں، مرزا عطا محمد ابن مرزا گل محمد، مرزا گل محمد ابن مرزا فیض محمد، مرزا فیض محمد ابن مرزا محمد قائم، مرزا محمد قائم ابن مرزا محمد اسلم، مرزا محمد اسلم ابن مرزا محمد دلاور، مرزا محمد دلاور ابن مرزا الٰہ دین، مرزا الٰہ دین ابن مرزا جعفر بیگ، مرزا جعفر بیگ ابن مرزا محمد بیگ، مرزا محمد بیگ ابن مرزا عبدالباقی، مرزا عبدالباقی ابن مرزا محمد سلطان، مرزا محمد سلطان ابن مرزا عبدالہادی بیگ۔

سوال: حضرت مسیح موعود نے اپنی بعثت کی کیا غرض بیان فرمائی؟ ص 7

جواب: فرمایا میں خدا کے ملہم ومأمور بندوں میں سے ایک بندہ ہوں۔ میرے ربّ نے مجھے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ دین کو زندہ کروں اور منکروں پر اتمام حجت کروں۔

سوال: خط باب اول میں کس کے حالات کا ذکر کیا گیا ہے؟ ص 7

جواب: اپنے حالات، اپنے رب کی طرف سے کئے گئے الہامات، اپنے وقت اور زمانے اور میری بعثت سے اللہ تعالیٰ کی غرض کے ذکر نیز امتوں اور مذاہب اور ملتوں کے تفرقہ اور اللہ حکیم و مولیٰ کی طرف سے حَکَم کی ضرورت کے بارہ میں ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود کے آباؤ اجداد کس ملک سے ہجرت کر کے ملک ہند میں آئے؟ ص 8

جواب: وہ سمرقند کے تھے اور خاندان سلطنت وحکومت میں سے تھے۔ پھر ان پر مصائب نازل ہوئے جن کی وجہ سے وہ اپنے گھروں، دوستوں اور ہمسایوں کی سرزمین سے کوچ کر گئے یہاں تک کہ اس ملک میں پہنچ گئے۔

سوال: آپ کے خاندان نے بابر بادشاہ سے کیا عرض کی؟ ص 8

جواب: پھر انہوں نے ہندوستان کے بادشاہ بابر کی زیارت کا قصد کیا اور اس سے عرض کی کہ وہ انہیں اپنے اکابر (مصاحبین) میں شامل کر لے۔ پس خدائے رحیم کے فضل سے انہوں نے اپنے مقصد کو پالیا اور وہ اس معزز بادشاہ کے امراء کے ساتھ منسلک ہو گئے۔

سوال: سلطنت مغلیہ کا زوال کس طرح ہوا؟ ص 9-10

جواب: وہ اسی حالت میں تھے کہ اچانک سلطنت مغلیہ کے معاملات زیروزبر کر دیئے گئے اور سرحدوں پر فساد برپا ہو گیا اور حکومت میں اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ مفسدوں ظلم کرنے والوں اور چوروں اچکوں کی دست درازی سے رعایا کی حفاظت کر سکے۔ خونریزی، گردن زدنی، اموال لوٹنا اور (عزت کے) پردوں کو چاک کرنا بہت بڑھ گیا، نظام چلانا مشکل ہو گیا، دکھ اور تکالیف بہت بڑھ گئیں۔ پس دولتِ مغلیہ سلطنت میں اپنا مقام کھو بیٹھی اور اس ملک کے امراء کی گردنیں اطاعت کے جوئے سے نکل گئیں اور وہ کسی بھی حکومت کی اتباع نہ کرتے ہوئے طوائف الملوکی کی طرح آزاد اور حکومت میں خود مختار ہو گئے۔

سوال: حضرت مسیح موعود کے آباؤ اجداد نے مشرکین ہند کے سلوک سے ردعمل کے طور پر کیا کیا؟ ص 10

جواب: ہمارے آباؤ اجداد نے اپنے نفسوں کی اونٹنیوں کو صبر کی لگام دی۔ وہ اپنی جنگوں میں مشرکوں سے مغلوب ہونے والے تو نہ تھے لیکن تقدیر نے انہیں عاجز کر دیا۔

سوال: مشرکین ہند کو کس نام سے پکارا جاتا ہے؟ ص 10

جواب: مشرکین ہند جنہیں خالصہ (سکھ) کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

سوال: گورنمنٹ انگریزی کے آنے سے کیا ہوا؟ ص 11

جواب: انگریزی سلطنت کا زمانہ آیا تب ہمیں اس مصیبت سے نجات ملی اور اس ظالم گروہ کے صرف قصّے ہی باقی رہ گئے۔ اس عدل پسند گورنمنٹ کی بدولت ہماری عزتیں، ہمارے خون اور ہمارے اموال محفوظ ہو گئے۔

سوال: سکھوں کی حکومت کا زمانہ کیسا زمانہ تھا؟ ص 11

جواب: سکھ ایک ظالم اور جاہل قوم تھی۔ وہ ایک چھوٹی سی لغزش پر بھی خون ریزی کرتے تھے۔ ان کے ہاتھوں نہ رات کو امن تھا نہ دن کو۔

سوال: مشرکین ہند نے آپ کے خاندان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ص 10

جواب: پس ان دنوں ہم پر حوادث کی آندھیاں چلیں اور جو خیمے ہم نے نصب کیے تھے وہ ان اقوام کے ظلم کی تند و تیز ہواؤں سے اکھڑ گئے اور امن اس طرح حرام ہو گیا جیسے حرمِ خانہ کعبہ میں شکار کرنا حرام ہے۔ چنانچہ بامر مجبوری ہمیں اپنا نفیس مال اور

علاقہ چھوڑنا پڑا اور خدائے قہّار کی تقدیر کے مطابق سکھوں نے اسے لوٹ لیا۔ پس ہمارے آباؤ اجداد نے اپنے نفسوں کی اونٹنیوں کو صبر کی لگام دی۔

سوال: خاندان حضرت مسیح موعود نے کتنی مدت بے وطنی کی حالت میں گزاری؟ص 11

جواب: انہوں نے ساٹھ سال کے قریب مدت بے وطنی کی حالت میں گزاری۔

سوال: کس حکومت نے ہر مذہب وملت کو آزادی دی؟ص 11-12

جواب: اور بے شک یہ (انگریزی) حکومت اس ملک کے مسلمانوں کے لئے بابرکت ہے۔اس نے بغیر کسی جبر واکراہ کے ہر مذہب وملت کو مکمل آزادی دی۔ پس ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس حکومت کا بھی شکر ادا کرتے ہیں کیونکہ اس کے سبب سے ہم جہنم سے جنت کی طرف آ گئے۔

سوال: حضرت اقدس مسیح موعود نے انگریزی سلطنت کی عدل پسندی کے بارے میں کیا فرمایا؟ص 11-12

جواب: انگریزی سلطنت کا زمانہ آیا تب ہمیں اس مصیبت سے نجات ملی اور اس ظالم گروہ کے صرف قصّے ہی باقی رہ گئے۔ اس عدل پسند گورنمنٹ کی بدولت ہماری عزتیں، ہمارے خون اور ہمارے اموال محفوظ ہوگئے۔اور ہم گزرے دنوں میں جو ہم پر بیتی وہ سب بھول گئے۔اس نے بغیر کسی جبر واکراہ کے ہر مذہب وملت کو مکمل آزادی دی۔

سوال: عیسائیوں کا صلیب مسیح کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ص 12 حاشیہ

جواب: انہوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ مسیح صلیب دیا گیا اور اس ذبیح نے اس (صلیبی موت) کے ذریعہ مومنوں کو نجات دی اور انہوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ لوگوں کو جہنم سے نجات دلائے تو اس نے اپنے بیٹے اور اپنے کلمہ کو نازل فرمایا اور الوہیت مجسم ہوگئی اور بشریت نے خدائی روپ دھار لیا اور وہ صلیب دیا گیا اور اللہ کا بیٹا جہنم میں داخل ہوا اور وہ تین دن تک وہاں پڑا رہا اور اس نے مجرموں کا بوجھ اٹھالیا۔

سوال: مسلمانوں میں سے مرتد ہونے والوں کے بارہ میں آپ نے کیا لکھا ہے؟ص 13

جواب: وہ لوگ جو خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے مرتد ہو چکے ہیں وہ اس ملک میں اسی ہزار کے لگ بھگ یا اس سے زیادہ پائے جاتے ہیں۔وہ ہمارے نبی ﷺ کو برا بھلا کہتے ہیں اور جو بھی تدبیر وہ کر سکتے ہیں وہ کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ (دین) کے برج کو گرا دیں اور اسے منہدم کردیں اور فساد پھیلاتے ہوئے اس پر چڑھ جائیں۔

سوال: احادیث کے مطابق مسیح موعود کا کسر صلیب کس ذریعہ سے ہوگا؟ص 14 حاشیہ

جواب: احادیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود صلیب کو توڑے گا اور اس کے توڑنے میں عجیب عجیب باتیں نظر آئیں گی اور میرے رب نے مجھے سمجھایا ہے کہ مسیح کا کسرِ (صلیب کرنا) جنگوں کے ذریعہ سے نہیں ہوگا بلکہ وہ تو جنگوں کو موقوف کردے گا۔اور جن عقائد کی بنیاد صلیب پر رکھی گئی ہو گی انہیں نشانات کے ذریعہ پاش پاش کردے گا۔

سوال: مسیح موعود کے آنے کے وقت کون کون سی علامات ظاہر ہونے کی پیشگوئی کی گئی ہے؟ص 15

جواب: مسیح نیزے، تیر اور تیز دھار تلواریں لے کر جنگ کرنے نہیں آئے گا، ہاں وہ آئے گا عجیب عجیب خوارق اور نشانات کے ساتھ،اس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے آنے کے وقت تم جنگوں کی خبریں سنو گے۔ پھر تمام حکومتیں خاموش ہو جائیں گی اور مصالحت کی طرف مائل ہوں گی۔ زمین میں نہ جنگ باقی رہے گی اور نہ فتن اور بدعات کا غلبہ اور گناہوں کی کثرت، روئے زمین پر شدید ظلمت اور برائیوں کی طرف لوگوں کے جھکاؤ کے بعد نفوسِ انسانی تقویٰ کی طرف مائل ہو جائیں گے۔

سوال: حضرت مسیح موعود نے اس وقت کے اہل حق کی کیا حالت بیان فرمائی ہے؟ص 16-17

جواب: تم دیکھ رہے ہو کہ فتنوں کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہے ہیں اور زمینی آفات پے در پے اپنا ظہور کر رہی ہیں۔فاسقوں کے گروہوں کی کثرت ہوگئی ہے اور متقیوں کی جماعت کم ہوگئی ہے۔ وہ لوگ جو کہتے تھے کہ ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم ہیں ارتکابِ جرم کے زہر نے ان میں سے اکثر کے دلوں کو مردہ کر دیا ہے۔ان کے ہاتھوں میں دین کے نام کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔انہوں نے عالم سفلی اور شہوات کی طرف توجہ کے سبب اللہ کے ذکر سے اعراض کیا۔ پس جب انہوں نے حق تعالیٰ کی جناب سے اعراض کیا تو ان کے نفس (ایک ہی) جگہ ٹھہر گئے اور خبیث چیزوں سے ان کی مناسبت کی وجہ سے ان کی طبائع دنیوی چمک دمک اور مادی اشیاء کی طرف جھکنے لگیں اور ان کے بارہ میں ان کی حرص، شہوت اور رغبت بڑھ گئی اور ان کے نفسوں کی طمع نے انہیں برائیوں میں ڈال دیا۔ اور وہ دنیا اور اس کی فانی چمک دمک کی طرف مائل ہو گئے۔ جب کبھی بھی انہوں نے اس (دنیا) کی کثرت چاہی اور ان کی اس میں حرص اور طمع بڑھی تو وہ ہمیشہ اپنی مرادیں کامیابی سے حاصل کیے بغیر ناکام اور خائب وخاسر لوٹے۔ان کے اس امر کا انجام سوائے رزق میں تنگی اور بار بار روح کو اذیت پہنچنے کے اور کچھ نہیں۔ ان کے دنیا کی خاطر جھوٹ، سازشوں اور شور وشغب نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں سے راحت کھینچ لی اور امن کا قرار ان کے پہلوؤں سے دور کردیا اور دین سے تغافل اور گمراہیوں کے ساتھ ساتھ انہیں گونا گوں غموں اور تشویشوں میں چھوڑ دیا۔ ان کے لیے دعاؤں میں ذوق اور عبادات میں لذت باقی نہ رہی۔

سوال: آپ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو دو قسموں میں تقسیم شدہ بتایا ہے۔ وہ کون سی دو قسمیں ہیں؟ ص 17-18

جواب: ہمارے اس زمانہ میں لوگ دو قسموں میں تقسیم ہوگئے ہیں، اور ربّ دو جہاں کی مشیت سے ہر قسم کو مرض لاحق ہو گیا ہے۔ پس پہلی قسم قومِ نصاریٰ ہے، تو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ دنیا کی خاطر مدہوش کی طرح ہیں اور مخلوق کی پرستش میں قیدیوں کی طرح اور دوسری قسم وہ جو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں، حالانکہ ان میں سے اکثر میں دین اور ایمان کی حلاوت باقی نہیں رہی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کا علم باقی رہا ہے۔ وہ نیکی کے اعمال اور رشد وصلاح کے افعال سے دور جا پڑے ہیں اور کامیابی کی راہوں سے تباہی کے راستوں کی طرف منتقل ہوگئے ہیں۔

سوال: وضاحت کریں کہ لوگوں نے سیرت ابراہیمی کو ترک کردیا ہے۔ص 18-19

جواب: انہوں نے سیرتِ ابراہیمی کو ترک کردیا اور جہنمی راہوں کو اختیار کرلیا، وہ ابلیس کے لئے ایسے ہو گئے جیسے (اس کی) بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہوں اور (اس کی) زنجیروں میں کھینچے جاتے ہوں۔ انہوں نے نمازوں کو ترک کردیا۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور ڈرتے نہیں، وہ خیانت کرتے ہیں اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے، وہ اللہ کی محرمات کے قریب جاتے ہیں اور اجتناب نہیں کرتے، وہ بدکاری کرتے ہیں اور باز نہیں آتے۔

سوال: نمازوں کی حالت کیا بیان کی گئی ہے؟ص 21

جواب: انہوں نے فریضۂ نماز اور رمضان کے روزوں کو ترک کر دیا ہے۔ اکثر متکبر (تو یہ بھی) ناپسند کرتے ہیں کہ عید کی نماز ادا کرنے کے لئے باہر نکلیں۔

سوال: وہ کس جگہ وعظ ونصیحت کا جال نصب کرتے ہیں؟ص 28

جواب: جہاں کہیں بھی وہ کوئی شکار پاتے ہیں وہیں وعظ ونصیحت کا جال نصب کردیتے ہیں۔وہ (اپنی) ایک اسی روش پر چلتے ہیں جو انہوں نے دل میں چھپا رکھی ہے اور وہ صرف یہ ہے کہ مکر وفریب سے مال جمع کرلیں اور بچوں کا پیٹ بھر لیں۔

سوال: شیطان نے ان کے اعمال کی حالت کس طرح بگاڑ رکھی ہے؟ص 29-30

جواب: شیطان نے ان کے سینوں کے نور کو اچک لیا اور ان میں تکبر خود پسندی اور ریاکاری ودیعت کر دی اور ان کے اعمال کو ان کی آنکھوں میں خوبصورت کر کے دکھایا پس انہوں نے رعونت اور تکبر کو ترجیح دی۔ وہ لوگوں کے ان کی طرف رجوع کرنے سے خوش ہوتے ہیں اور اپنے پاس بیٹھنے والوں کی مدح سرائی سے خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی ایسے کاموں پر بھی تعریف کی جائے جو انہوں نے کیے ہی نہیں اور یہ کہ ان کے گناہ کو گناہ نہ کہا جائے خواہ وہ جرم ہی کریں۔ پس اسی سبب نے انہیں دانستہ اندھے پن پر اکسایا اور انہیں حق قبول کرنے سے روک دیا اور انہیں صحراؤں میں بھٹکا دیا۔ وہ اس حقیر دنیا کے مقاصد میں بہت تیزی دکھاتے ہیں مگر دین کی مہمات کے وقت مردے کی طرح گر جاتے ہیں۔ وہ ان اوامر (الٰہی) کے لئے کہ جن کا انہیں حکم دیا گیا ہے دلی خوشی سے نہیں اٹھتے، لیکن اپنے نفس امارہ کی خاطر پُرعزم چالاک کی طرح کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو چیز ان کے ہوائے نفوس سے موافق ہو اس کو جلدی سے نگل جاتے ہیں خواہ وہ پادریوں کے ہاتھوں ہی سے کیوں نہ ہو، اور جو ان کی خواہشات کے حکم کے مخالف ہو اس کو قبول نہیں کرتے خواہ وہ ان کے آباؤاجداد کی طرف سے ہی ہو۔ وہ حقیقت اور معرفت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور انہوں نے اپنے اقوال واعمال میں گونا گوں بدعتیں جمع کرلی ہیں۔

سوال: فقراء اور طریقت کی راہ میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والے لوگوں کے متعلق آپ نے کیا لکھا ہے؟ص 29

جواب: اور ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو درویشی کو جانتے ہی نہیں، اور نہ ہی ولایت کے مقام سے آگہی رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود ان کے دلوں میں یہ بات گھر کر گئی ہے کہ وہ اہل اللہ ہیں اور ہدایت پر ہیں۔تو ان میں سے اکثر کو دیکھتا ہے کہ فقر اور طریقت کی راہوں میں ٹامک ٹوئیاں مارتے ہیں۔ ان کا کام صرف بگاڑ پیدا کرنا اور بدعات کو شریعت کے ساتھ خلط ملط کرنا ہے اور ان کے ہاتھ میں سوائے اسلاف کے سلسلوں سے منسوب ہونے کے اور کچھ نہیں اور اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ سلسلے صرف زنجیروں کی طرح ہیں۔

سوال: عام لوگوں کی بے دینی اور گمراہی کے بارہ میں آپ نے کیا فرمایا؟ص 30 تا 33

جواب: ان میں سے اکثر نے شیاطین کی پیروی کی ہے۔ان کے ایمان نے اپنی پہلی صفات کو بدل ڈالا ہے۔ اس کی روح غائب ہوگئی ہے اور صرف ڈھانچہ ہی باقی رہ گیا ہے۔

سوال: دین کی شکل کن لوگوں نے بگاڑ دی ہے؟ص 33

جواب: بدعات نے دین کی شکل بگاڑ دی ہے اور انہوں نے اسے خرگوش کے طور پر دکھایا ہے حالانکہ وہ شیر کی مانند ہے۔

سوال: دین پر کن علوم نے حملہ کیا؟ص 33

جواب: علوم طبعیہ نے اس پر حوادث کی بھرمار کر دی۔ اسی طرح علم ہیئت نے بھی اپنی جنگوں کو خوب بھڑکایا۔

سوال: دیگر مذاہب کے درمیان دین حق کی کیسی حالت بیان کی گئی ہے؟ص 33-34

جواب: یہ دین حق ہے کہ جس کی شکل بدل دی گئی ہے اور ہیئت قبیح کردی گئی ہے۔تو اسے دیکھتا ہے کہ (باقی مذاہب) کے درمیان وہ اس شخص کی طرح ہے کہ جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہوں اور دونوں قدم لڑکھڑاتے ہوں اور سخت لنگڑا پن اس کو فرار سے روکتا ہے اور اس کے ہاتھ بھی نہیں کہ میدان میں لڑ سکے۔ پس ان مصائب کے حملہ کے وقت اور ان مسلط کی گئی جنگوں سے بچنے کی کون سی تدبیر ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے رحم فرمائے اور اپنے روشن ہاتھ کے ساتھ اسلام کا چہرہ روشناس کرائے۔

سوال: اس کتاب میں حضرت مسیح موعود نے اللہ اور اس کے دین کی کیا مثال بیان فرمائی؟ ص36

جواب: اگر تو نہیں جانتا تو آیت ''اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ'' (الحجر: 10) پر غور کر اور یقیناً اس میں تدبر کرنے والی قوم کے لئے نشان ہے۔ پس جو تجھ سے کھو گیا اس کو پالے اور اپنی اس گھڑی کو غنیمت جان۔ اپنے آپ پر اور اپنے خاندان پر ترس کھا اور اقبال کے دن فراموش نہ کر اور تو اس خدا کے وعدہ سے مایوس نہ ہو جو لوگوں کا رب ہے۔

سوال: دین حق کی موجودہ حالت کے پیش نظر کیا کسی حکم کی ضرورت ہے؟ ص36-37

جواب: کیا تو دیکھتا نہیں کہ علامات ظاہر ہو گئی ہیں اور آفات عام ہو گئی ہیں اور دل بگڑ گئے ہیں۔ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کی کثرت ہو گئی ہے۔ حالانکہ اس سے قبل وہ فسق و فجور کا اعلانیہ ارتکاب نہیں کرتے تھے لیکن آج کل ایک شخص زنا کرتا ہے اور دوسرا اس کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور وہ اِس کو برائی شمار نہیں کرتے۔ تو دیکھتا ہے کہ زانیہ لڑکیوں، موسیقی اور شراب کے ساتھ مجالس منعقد کی جاتی ہیں لیکن کسی حلقہ کی طرف سے اِس پر اعتراض نہیں کیا جاتا بلکہ وہ ان زانی عورتوں کے دیدار سے خوش ہوتے ہیں۔ ان سے بوس و کنار کرتے ہیں اور بغیر کسی حیا اور خوف کے سرِ بازار ان کے ساتھ شراب پیتے ہیں۔ یقیناً اس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے نشان ہے۔ دین حق کی عمارت بے شک منہدم ہو گئی ہے اور اس کے امور پراگندہ ہو گئے ہیں اور عداوت کی ہوائیں تیز ہو گئی ہیں۔ پس وہ ایک حَکَم کی ضرورت کا کس طرح انکار کر سکتے ہیں۔

سوال: حَکَم کے طور پر مسیح موعود کے ذمے کس طرح کے کام کرنے ہیں؟ ص37

جواب: جو دین کی نصرت کرے گا اور جو کچھ کمزور ہو چکا ہے اس کو قوت دے گا اور دلائل کو قائم کرے گا۔

سوال: لوگ دنیا حاصل کرنے کے لئے کیا کرتے ہیں؟ ص39

جواب: دنیا کے لئے تو وہ خود کو مشقت اور رنج میں ڈالنا اور تھک کر چور ہو جانا روا رکھتا ہے لیکن اللہ کی خاطر جھکنا گوارا نہیں کرتا۔ عاجزانہ صورت بنائے حکام کی طرف جانے میں جلدی کرتا ہے لیکن اسی طرح ڈرتے ہوئے نماز اور روزہ کے لئے جلدی نہیں کرتا۔ وہ خود پسندی، شادمانی، فسق و فجور اور ریاء کی مجالس کا تو قصد کرتا ہے خواہ اسے ان سفروں کے لئے مشقت ہی کیوں نہ برداشت کرنی پڑے لیکن جمعہ کی نماز پر حاضر نہیں ہوتا۔

سوال: اس بگڑے ہوئے زمانے کے لیڈروں کا طرز تقریر و کلام آپ نے کس طرح بیان کیا ہے؟ ص40-41

جواب: وہ کبھی وعظ و نصیحت اور دعوت و تبلیغ کے منبر پر نہیں چڑھتا اور نہ مقام ارفع پر کھڑا ہوتا ہے اور نہ ہی مسجد کے کھچا کھچ بھر جانے کے وقت روتا اور چلّاتا ہے اور نہ ہی بن برسے گزر جانے والے خالی بادلوں کی طرح گرج دکھاتا ہے اور نہ ہی ائمہ کی طرح تیاری کر کے خطاب کے لئے آتا ہے اور نہ ہی خطاب شروع کرتے وقت حاضرین کی جماعت کو سلام کرتا ہے مگر اس کا دل قسما قسم کی خواہشات سے بھرا ہوتا ہے اور وہ اہل مجلس کو سخاوت کے لئے ابھارتا ہے۔

سوال: اس زمانہ کے صوفیاء کے بارہ میں آپ نے کیا لکھا ہے؟ ص41-42

جواب: اور اگر ایسا شخص صوفیاء میں سے ہو جن کی لوگ اس لئے بیعت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ پر ثابت قدم رکھے اور ان کے دلوں میں ایمان لکھ دے اور ان میں محبت کے شجر لگا دے اور تقویٰ کو ان کی آنکھوں میں مزین کر دے اور خیر، نیکی، بھلائی اور پرہیزگاری کے اعمال کے لئے ان کے سینے کھول دے۔ پس کوئی شک نہیں کہ اس شخص کا دل اور اس کا تخم ایمانی اس کے خلاف گواہی دے گا اور اسے ملامت کرے گا اور اس پر لعنت کرے گا کیونکہ اس کا ظاہر اس کے باطن کے خلاف ہے۔ اور اسے کہے گا: اے فلاں! یہ کیسا جال ہے جو تو نے بچھا رکھا ہے؟ اور کیسا شرک ہے جس کا تو ارتکاب کر رہا ہے؟ کیا تو نہیں جانتا کہ تو ایک معمولی سا آدمی ہے جسے فقراء کے علم اور صلحاء کے حلم سے ذرّہ بھر حصہ بھی نہیں ملا اور نہ ہی تجھے دین کے رازوں میں سے کوئی راز عطا کیا گیا ہے۔

سوال: اصل اور ظل میں کیا فرق ہے؟ ص44

جواب: ظِلّ اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں بلکہ اس کے لباس میں اصل ہی ظاہر ہوتا ہے اور ظِلّ کے آئینہ میں اصل کی صورت ہی منعکس ہوتی ہے جیسا کہ یہ بات عقلمند سے پوشیدہ نہیں۔

سوال: ولی کس کے نقشِ قدم پر آتا ہے؟ ص44

جواب: ولی تو رسول کے نقشِ قدم پر آتا ہے۔

سوال: ولایت کس کی ظل ہے؟ ص44

جواب: ولایت نبوت کی ظلّ ہے۔

سوال: اعجاز کلام کس کی شرائط میں سے ہیں؟ ص44

جواب: پس اعجاز کلام بھی کامل ولایت کی شرائط میں سے ہے۔

سوال: کرامات اپنے ظہور کی صورتوں میں کس کے مشابہ ہیں؟ ص45

جواب: کرامات اپنے ظہور کی صورتوں میں معجزات کے مشابہ ہیں۔

سوال: وضاحت کریں کہ ظل کے آئینہ میں اصل کی صورت ہی منعکس ہوتی ہے؟ ص44

جواب: اور اہلِ دل اس بات پر متفق ہیں کہ ولایت نبوت کی ظلّ ہے۔ پس جو مختلف قسم کے کمالات اصل میں پائے جاتے ہیں وہ ظِلّ کو ظِلّیت کی علامت کے طور پر دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات میں سے ایک حسنِ بیان کا معجزہ بھی ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن کے آئینہ میں جلوہ آراء ہے۔ پس اعجاز کلام بھی کامل ولایت کی شرائط میں سے ہے تا کہ ظِلّیت کامل مشابہت کے ساتھ متحقق ہو جائے۔ اور تیرے دل میں یہ وسوسہ نہ کھٹکے کہ یہ امر خدائے بزرگ و برتر کی کتاب کے معجزہ کی کسرِ شان کا باعث ہے۔ کیونکہ ظِلّ اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں بلکہ اس کے لباس میں اصل ہی ظاہر ہوتا ہے اور ظِلّ کے آئینہ میں اصل کی صورت ہی منعکس ہوتی ہے جیسا کہ یہ بات عقلمند سے پوشیدہ نہیں۔

سوال: اولیاء کا کلام انبیاء کے کلام کا کیسے ظل ہوتا ہے؟ ص46

جواب: اولیاء کا کلام انبیاء کے کلام کا ایسے ظِلّ ہوتا ہے جیسے منعکس شکلیں اور آمنے سامنے پڑے آئینے اور یہ دونوں ایک ہی چشمہ سے نکلتے ہیں۔

سوال: دشمنوں کے حملوں اور بوجھوں کے پڑنے کے ساتھ ساتھ اہل دل سے کیسا سلوک کیا گیا؟ ص47

جواب: دشمنوں کے حملوں اور بوجھوں کے پڑنے کے ساتھ ساتھ اہل دل کی تحقیر بھی کی گئی ہے۔ دشمن ان کی اذیت ناک موت سے ان کا نشان مٹانے اور انہیں قبر کے سپرد کیے بغیر راضی نہیں ہوتا۔

سوال: علم اور ہیئت اور علم طبعی نے نوجوانوں پر کیا اثر ڈالا ہے؟ ص47-48

جواب: بچوں کی تعلیم نے امیدوں کے برعکس نتائج پیدا کئے اور اس (تعلیم) سے اخلاق اور ایمان خشک ہو چکے ہیں۔ اور علم ہیئت نے نوجوانوں کے حلیے بگاڑ دیئے ہیں اور علم طبعی نے ان کی طبائع کو تباہ کر دیا ہے۔ انہوں نے الحاد کے طریقوں کو وراثت کی طرح اپنایا اور وہ اللہ اور اس کی قدر و منزلت کو بھول گئے۔ انہوں نے اسباب کو خدا بنا لیا اور انہیں کو فریاد رس خیال کر لیا۔ وہ مومنوں سے تمسخر کرتے ہیں اور انہیں جاہل اور عورتوں کی طرح ناقص (العقل) سمجھتے ہیں۔ وہ فلاسفروں کے پیٹ میں ایسے داخل ہو گئے ہیں جیسے مردے قبروں میں داخل ہوتے ہیں۔

سوال: زمانہ کس طرح مکمل طور پر بدل چکا ہے؟ ص46-47

جواب: جان لے کہ زمانہ مکمل طور پر بدل چکا ہے۔ گناہوں کی کثرت ہے اور غمخواری کم ہو گئی ہے۔ بلاؤں کے نزول دشمنوں کے حملوں اور بوجھوں کے پڑنے کے ساتھ ساتھ اہل دل کی تحقیر بھی کی گئی ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود نے اپنی اس کتاب میں عام لوگوں کی کیا حالت بیان فرمائی ہے؟ ص48

جواب: وہ فلاسفروں کے پیٹ میں ایسے داخل ہو گئے ہیں جیسے مردے قبروں میں داخل ہوتے ہیں۔ کسی قوم میں بھی ایمان کے لئے شرح صدر باقی نہیں رہا کیونکہ فسق کی ہوا چلی اور دل اس طوفان کے باعث سخت ہو گئے سوائے خدائے رحمان کے چند بندوں کے۔ جتنے بھی اخلاق فاضلہ اور پسندیدہ صفات محمودہ تھیں ان سب کی اس زمانے میں ہوا رک گئی ہے اور ان کے چراغ بجھ گئے ہیں۔ تقویٰ اور خدائے قدیر پر توکل کم ہو گیا ہے اور لوگ حیلہ جوئی اور تدابیر کے لئے تجسّس میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے مقتدر ہونے اور گناہوں کی سزا کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور اگر وہ مومن ہوتے تو گناہ کرنے پر جرأت نہ کرتے۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف باقی نہیں رہا۔ اسی وجہ سے ان کے گناہوں کا سیلاب حد درجہ تجاوز کر گیا ہے اور ان کی نافرمانی کی تیز ہوا ان کو اڑا لے گئی ہے۔ ان کی ساری زندگی ان کے اپنے نفسوں اور ان کے شیطان کے لئے ہو کر رہ گئی ہے۔

س: انبیاء کی شریعتیں کس کی طرف رہنمائی کرتی ہیں؟ ص53

جواب: انبیاء کی شریعتیں اس حضرت احدیت کی طرف راہنمائی کرتی ہیں جس سے دانشوروں کی عقلیں غافل رہیں۔ اور ان اسرار کی وضاحت کرتی ہیں جن سے فلسفی ہمیشہ تاریکی میں رہے۔

سوال: دنیا دار آخرت اور موت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ ص50

جواب: وائے حسرت! ان لوگوں پر جو اس کی مٹھاس اور اس کی تروتازگی پر فریفتہ ہو گئے اور موت کی تلخی کو بھول گئے۔ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور آخرت میں اپنے حصہ کو مت بھولو، تو وہ کہتے ہیں کہ آخرت کیا ہے؟ یہ تو صرف قصّے ہیں جنہیں اہل عجم و عرب نے گھڑ لیا ہے۔

سوال: حکمت یمانی سے کیا مراد ہے؟ ص52

جواب: انہوں نے حکمت یمانی (یعنی حقائق قرآنی) اور (ایمان رکھنے والے) اہل عرب کی معرفت سے اعراض کیا۔ پس ملحدوں نے انہیں جہاں چاہا، گھسیٹا۔ وہ اللہ کے رحم سے دور ہو گئے اور اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹے۔ ان کے شیطانوں نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بھیڑیوں نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ان کے سرغنوں نے انہیں گمراہ کر دیا۔ ان پر ہر طرف سے حملہ کیا گیا اور ان کے (ایمان کے) یاقوت ان سے چھین لئے گئے۔ وہ (مغربی فلاسفر) ان کے ایمان کی مشک کی طرف بڑھے اور اس کا سارا پانی بہا دیا اور اس میں سوائے (نفس امّارہ کی) خواہشات کے کچھ نہ چھوڑا۔

سوال: بھٹکے ہوئے لوگوں کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا انتظام فرمایا؟ ص52

جواب: اللہ تعالیٰ نے ان میں انہی میں سے ایک مصلح مبعوث فرمایا تا کہ ان کے (ایمانی) اموال انہیں لوٹائے اور مال لٹائے اور انہیں ان کے خوف سے امن بخشے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123784میں صباء

بنت مجید احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 194 ر۔ب لاٹھیانوالہ ضلع و ملک فیصل آباد، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پردازکوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ۔صباء گواہ شدنمبر1۔حبیب احمد ولد مجید احمد گواہ شد نمبر2۔مجیداحمدولدپیربخش

نمبر123785میں شمیم اختر

زوجہ مجید احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 194 ر۔ب لاٹھیانوالہ ضلع و ملک فیصل آباد، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)حق مہربذریعہ جیولری3 تولہ 1لاکھ 30 ہزارروپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہواربصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پردازکوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ۔شمیم اختر گواہ شدنمبر1۔حبیب احمد ولد مجید احمد گواہ شدنمبر2۔مجیداحمدولدپیربخش

مسل نمبر123786میں مشہوداحمد

ولدمحمد احمد قوم جٹ پیشہ ہنرمند مزدوری عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 219ر۔ب گنڈاسنگھ ضلع وملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 جنوری2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ5 ہزار روپے ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔العبد۔مشہوداحمد گواہ شدنمبر1۔محمود احمد ولدعلی احمد گواہ شدنمبر2۔اعظم مغفورولدمحموداحمد

مسل نمبر123787میں زینت بی بی

بنت مختار احمدقوم گجر پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوڑانوالہ ضلع وملک گجرات، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ19 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔الامۃ۔زینت بی بی گواہ شدنمبر1۔محمد احمد کشمیری ولدمحمد شفیع گواہ شدنمبر2۔ خادم حسین ولدمحمودخان

مسل نمبر123788میں اسلام احمد(عرف عثمان احمد)

ولدمحمدنوازقوم گجرپیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوڑانوالہ ضلع وملک گجرات، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 جنوری2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔الامۃ۔اسلام احمد(عرف عثمان احمد) گواہ شدنمبر1۔محمد احمد کشمیری ولدمحمد شفیع گواہ شدنمبر2۔ خادم حسین ولدمحمودخان

مسل نمبر123789میں خدادادمری

ولدیارمحمد مری قوم بلوچ پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 39 سال بیعت 1996ء ساکن جمال پورضلع وملک خیر پور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)پلاٹ مشترکہ 22.5x72 (2)کار 7لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 9.850 روپے ماہواربصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔العبد۔خدادادمری گواہ شد نمبر1۔محمد رضاء اللہ چانڈیو ولد محمد اسداللہ چانڈیو گواہ شدنمبر2۔طاہراحمدوجاہت ولدغلام فرید

مسل نمبر123790میں ادیبہ قمر

بنت محمد اشرف سیال قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک79ر۔ب نواں کوٹ ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 1/2 تولہ اس وقت مجھے مبلغ 2ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ادیبہ قمر گواہ شدنمبر1۔گلزاراحمد ولد خورشیداحمد گواہ شدنمبر2۔محمداشرف سیال ولدسردارمحمد

مسل نمبر123791میں بلقیس اختر

زوجہ محمد اشرف سیال قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 79 ر۔ب ضلع وملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 25 جنوری2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)حق مہر 5ہزار روپے(1) جیولری 1تولہ اس وقت مجھے مبلغ2ہزارروپے ماہواربصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔الامۃ۔بلقیس اختر گواہ شد نمبر1۔گلزاراحمد ولدخورشید احمد گواہ شدنمبر2۔محمد اشرف سیال ولدسردارمحمد

مسل نمبر123792میں شمیم اختر

زوجہ محمد رفیق بھٹی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک79ر۔ب نواں کوٹ ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)حق مہر 2500روپے (2)جیولری 1تولہ 3ماشہ 55ہزارروپے(3)نقدرقم 1لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 5ہزارروپے ماہواربصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔الامۃ۔شمیم اختر گواہ شدنمبر1۔گلزاراحمد ولدخورشیداحمد گواہ شدنمبر2۔ محمدآصف ولدمحمدرفیق بھٹی

مسل نمبر123793میں محمد رفیق بھٹی

ولدعمر دین بھٹی قوم جٹ پیشہ ملازمت ملازمت عمر 56سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر79ر۔ب نواں کوٹ ضلع وملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)مکان 4مرلہ 5لاکھ روپے (2)زرعی زمین 6 کنال 13لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 3,60,600 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔العبد۔محمد رفیق بھٹی گواہ شد نمبر1۔گلزاراحمد ولدخورشیداحمد گواہ شدنمبر2۔محمدآصف ولد محمدرفیق

مسل نمبر123794میں ثمینہ طلعت

زوجہ نوازاحمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر79ر۔ب نواں کوٹ ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)حق مہر 40ہزار روپے (2)جیولری15 تولہ 6لاکھ 66ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپردازکوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظورفرمائی جاوے۔الامۃ۔ثمینہ طلعت گواہ شدنمبر1۔ گلزاراحمد ولدخورشیداحمد گواہ شدنمبر2۔طاہراحمد ولد طارق محمود بھٹی۔

مسل نمبر123795میں اسدناصر

ولدمحمد ناصرملہی قوم ملہی پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک کالیہ ٹاؤن ضلع وملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13/اکتوبر2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔اسد ناصر گواہ شدنمبر1۔متین احمد ولدمحمد ناصرملہی گواہ شدنمبر2۔ فرحان احمد بٹ ولدشوکت علی بٹ

مسل نمبر123796میں شازیہ خالد

زوجہ ارشادحسین خالدقوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 ستمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) جیولری 2تولہ 1لاکھ 50ہزار(2)حق مہر 35ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پردازکوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ۔شازیہ خالدگواہ شدنمبر1۔سہیل احمد ولدمنوراحمد گواہ شدنمبر2۔علی اکبرولداللہ بخش

مرتبہ: مکرم ذیشان محمود صاحب

عبدالستار ایدھی کے ملکی اور عالمی اعزازات

قومی اعزازات

1:Shield of Honor

راولپنڈی میں پاکستان آرمی کی جانب سے سوشل ویلفیئر سروسز کے لئے شیلڈ آف آنر دی گئی۔

2:Recognition of Meritorious

1989ء میں حکومت پاکستان کے محکمہ صحت و سماجی بہبودی کی جانب سے عبدالستار ایدھی صاحب کی سوشل ویلفیئر کی بہترین خدمات کو سراہا گیا۔

3:نشانِ امتیاز

1989ء میں اسلام آباد میں حکومتِ پاکستان نے سماجی خدمات کو سراہتے ہوئے اعلیٰ ترین سول اعزاز ’’نشانِ امتیاز‘‘ سے نوازا۔

4:انسانی حقوق اعزاز

پاکستان ہیومن رائٹس سوسائٹی (PHRS) کی جانب سے انسانی حقوق کی حفاظت اور ان کو اجاگر کرنے پر دیا گیا۔

5:اعزازِ خدمت

پاکستان اکیڈمی آف میڈیکل سائنسز (PAMS) کی جانب سے سوشل ویلفیئر سروسز کے لئے نوازا گیا۔

6:سلور جوبلی شیلڈ

کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز، پاکستان (1962تا1987ء) کی طرف سے سماجی خدمات کے لئے یہ شیلڈ دی گئی۔

7:سماجی خدمت گزار برائے برصغیر

حکومتِ سندھ کی جانب سے 1989ء میں کراچی میں سماجی خدمت گزار برائے برصغیر کا اعزاز دیا گیا۔

8:پاکستان سِوک(Civic)اعزاز

پاکستان سوک سوسائٹی (PCS) کی جانب سے 1992ء میں سماجی خدمات کو سراہتے ہوئے کراچی میں دیا گیا۔

9:جناح ایوارڈ

اپریل 1998ء میں جناح سوسائٹی کی جانب سے پہلا جناح ایوارڈ دیا گیا۔

10:لائف ٹائم اچیومنٹ اعزاز

26مارچ 2005ء کو عالمی میمن تنظیم کی جانب سے لائف ٹائم اچیومنٹ کا اعزاز دیا گیا۔

11:Honoris Causa Degree

نومبر 2006ء کراچی میں انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (IBA) کی جانب سے بغیر تمیز رنگ ونسل لمبے عرصہ تک پوری دنیا میں انسانیت کی بہتری اور بہبود کے لئے خدمات کو سراہتے ہوئے اعزازی ڈاکٹریٹ ڈگری (Honoris Causa Degree of Doctor of Social Service Management) دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمہ جہتی شخصیت اور عظیم قومی ہیرو کے القاب بھی دیئے گئے۔

12:ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری

ستمبر 2010ء میں Bedfordshire یونیورسٹی کی جانب سے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دی گئی۔

13:اینگرو امن ایوارڈ

2011ء میں اینگرو پاکستان لیمیٹڈ کی جانب سے کراچی میں امن ایوارڈ دیا گیا۔

14:Person of the Year

The Express Tribune کے قارئین کی جانب سے یکم جنوری 2014ء کو عبدالستار ایدھی کو سال 2013ء کی شخصیت کے لئے سب سے زیادہ ووٹ دیئے گئے۔

15:ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری

مئی 2014ء ہمدرد فاؤنڈیشن کی جانب سے ہمدرد یونیورسٹی اسلام آباد کیمپس کے چھٹے سالانہ کانووکیشن کے موقع پر اعزازی ڈگری (Doctor of Social Sciences) دی گئی۔

16:معزالرحمٰن ایوارڈ

2015ء میں دیا گیا۔

17:یوم عبدالستار ایدھی

19جولائی 2016ء کو سینیٹ نے 8جولائی کو سرکاری طور پر یوم ایدھی منانے کی قرارداد پاس کی۔

18:یادگاری ڈاک ٹکٹ

پاکستان پوسٹ آفس نے ایدھی صاحب کے لئے یادگاری ٹکٹ جاری کرنے کا اعلان کیا۔

19:یادگاری سکہ

سٹیٹ بنک آف پاکستان نے ایدھی صاحب کی یاد میں 50روپے کا یادگاری سکہ جاری کرنے کا اعلان کیا۔

عالمی اعزازات

1:Ramon Magsaysay Award

1986ء میں منیلا فلپائن میں ریمن ایوارڈ فاؤنڈیشن کی جانب سے آپ کی پبلک سروسز کو سراہا گیا۔

2:Lenin Peace Prize

1988ء میں امن کے فروغ کیلئے دیا گیا۔

3:باچا خان امن ایوارڈ

1991ء میں باچا خان امن ایوارڈ دیا گیا۔

4:Paul Harris Fellow

1993ء کراچی میں روٹری انٹرنیشنل فاؤنڈیشن کی جانب سے سماجی و بہبودی خدمات کو سراہتے ہوئے دیا گیا۔

5:Peace Prize Award

1998ء میں آرمینیا میں زلزلہ زدگان کی خدمات کے صلہ میں USSR کے سفارت خانہ اسلام آباد میں امن انعام دیا گیا۔

6:گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ

1997ء اور 2000ء میں دنیا کی سب سے بڑی فلاحی ایمبولینس آرگنائزیشن چلانے پر ایدھی فاؤنڈیشن کا نام گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں شامل کیا گیا۔

7:Hamdan Award for Volunteers in Humanitarian Medical Services

2000ء میں دبئی میں پاکستان سوک سوسائٹی کی جانب سے فلاحی و سماجی خدمات پر دیا گیا۔

8:International Balzan Prize

2000ء میں روم، اٹلی میں پاکستان سوک سوسائٹی کی جانب سے سماجی خدمات پر دیا گیا۔

9:Peace & Harmony Award

2001ء میں دہلی میں دالمیا گروپس کے مالک سنجے دالمیا کی جانب سے امن اور بھائی چارہ کے پرچار پر دلائی لامہ نے یہ ایوارڈ دیا۔

10:Peace Award

2004ء ممبئی انڈیا میں ٹرانس ایشیا بائیو میڈیکل کمپنی کی جانب سے امن کا ایوارڈ دیا گیا۔

11:Peace Award

2005ء حیدرآباد دکن انڈیا میں ایمرجنسی مینجمنٹ اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ (EMRI) کی جانب سے امن انعام سے نوازا گیا۔

12:Wolf of Bhogio Peace Award

2005ء Bhogio اٹلی میں عالمی چرچ سروس کی جانب سے امن ایوارڈ دیا گیا۔

13:Gandhi Peace Award

2007ء میں دہلی انڈیا میں مہاتما گاندھی ٹرسٹ کی جانب سے یہ ایوارڈ برائے امن دیا گیا۔

14:UNESCO Madanjeet Singh Prize

2007ء پیرس میں UNESCO مدن جیت کمیٹی کی جانب سے امن فروغ کے لئے انعام دیا گیا۔

15:Peace Award Seoul

2009ء Seoul جنوبی کوریا میں POSCO TJ Park فاؤنڈیشن کی جانب سے امن کے فروغ کے لئے ایوارڈ دیا گیا۔

16:Ahmadiyya.... Prize for the Advancement of Peace

2011ء میں لندن میں احمدیہ......پیس ایوارڈ سے نوازا گیا۔

بحوالہ:

1: https://edhi.org/
2: https://en.wikipedia.org/wiki/Abdul_Sattar_Edhi

دیگر اعزازات:

بغیر رخصت طویل عرصہ خدمت کا ریکارڈ

ایدھی صاحب بذات خود بغیر رخصت طویل ترین عرصہ کام کرنے کے عالمی ریکارڈ کے حامل رہے۔

جنازہ کو سرکاری اعزاز

محترم عبدالستار ایدھی صاحب کی میت کو مکمل سرکاری اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔ جنازہ کو 19 توپوں کی سلامی دی گئی اور گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔

پاک فوج، سندھ پولیس اور پاکستان نیوی کی جانب سے سلامی پیش کی گئی۔

عبدالستار ایدھی روڈ

کراچی میں ڈی ایچ اے نے۔ ڈیفنس سے منسلک 5 کلومیٹر طویل شاہراہ بیچ ایونیو کا نام تبدیل کر کے عبدالستار ایدھی روڈ رکھ دیا ہے اور اس کا باقاعدہ بورڈ بھی نصب کر دیا گیا ہے۔ جبکہ کئی اہم ادارہ جات، عمارات اور شاہراہوں کے نام ایدھی صاحب سے وابستہ کئے جانے کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

ضرورت کارکنان

دفتر روزنامہ الفضل کو ربوہ میں اخبار الفضل کی تقسیم کیلئے جز وقتی کارکنان کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو یہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں وہ صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

خطبہ نکاح مورخہ 30 مارچ 2014ء بمقام بیت الفضل لندن

بیان فرمودہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

30 مارچ 2014ء بیت الفضل لندن میں تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا جن میں سے اکثریت تو واقفین زندگی یا واقفین نو کی ہے۔ تین نکاح ایسے واقفین کے ہیں جو جامعہ میں پڑھنے والے ہیں یا مربی بن چکے ہیں یا اس سال (مربی) بن جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ان واقفین زندگی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور میں بار بار یہ نصیحت کرتا ہوں کہ ان کی ذمہ داریاں ایک عام احمدی سے کئی گنا زیادہ ہیں اور اللہ تعالیٰ جب ہمیں بار بار اس بات کی تلقین فرماتا ہے کہ تقویٰ پہ قائم ہو، تقویٰ پہ قائم ہو، تقویٰ پہ قائم ہو تو اس وقت خاص طور پر ایسے شخص کو جس نے دین کا علم حاصل کیا ہے اور قرآن اور حدیث اور دینی تعلیم میں حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو پڑھا ہے، ان کا علم حاصل کیا ہے اور تا زندگی (-) یہ علم حاصل کرتے چلے جانا ہے، اُس کو خاص طور پر ان باتوں پر غور کرنا چاہئے، ان کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے، ان کو اپنا مطمح نظر بنانا چاہئے۔ ان کو اپنا لائحہ عمل بنانا چاہئے تاکہ یہ نمونے جو وہ قائم کرے باقی بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت میں ہی تمہاری کامیابیاں ہیں۔ اس زندگی کی کامیابیاں بھی جو دنیاوی رنگ میں انسان کو ملتی ہیں اور دین کے معاملہ میں کامیابیاں بھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اس خوشی کے موقع پر، ایک ایسے موقع پر جب دو رشتے اس لئے قائم ہو رہے ہوتے ہیں کہ نسل انسانی کو بقا حاصل ہو اور وہ آئندہ چلنے والی ہو، اُس وقت بھی ہمیشہ خدا مدنظر رہنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہی ہر عمل ہونا چاہئے۔ پس یہ باتیں میں خاص طور پر واقفین زندگی سے کہتا ہوں کہ آپ لوگ آئندہ زندگی میں موقع ملے گا تو خطبات بھی دیں گے، نکاحوں کے خطبات بھی دیں گے، نکاح بھی پڑھائیں گے۔ جب تک اپنے گھروں کے نمونے اُن اعلیٰ معیاروں کے نہیں رکھیں گے جس کی ہم سے توقع کی جاتی ہے اس وقت تک باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ پس ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ہم نے اپنی عائلی زندگی میں بھی، اپنی معاشرتی زندگی میں بھی اور اپنے ماحول میں بھی، جماعت کے اندر بھی، جماعت کے باہر بھی پہلے اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ تاکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر خدمت دین کا جو عہد کیا ہے اُس کو صحیح طرح نبھانے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ آج یہ قائم ہونے والے رشتے جن میں چار میں سے تین وہ ہیں جو مربیان بن رہے ہیں وہ ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہر لحاظ سے اُن کی زندگیاں کامیاب ہوں۔ ان کی آئندہ نسلیں بھی نیک پیدا ہوں جو دین کی خادم ہوں، خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔ پہلا نکاح عزیزہ قدسیہ ماجد کا ہے یہ واقفہ نو ہیں۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم ذیشان احمد کاہلوں جامعہ احمدیہ کے طالبعلم ہیں، ابن مکرم چوہدری منصور کاہلوں صاحب کے ساتھ ساڑھے تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں یہاں ایک بات یہ بھی کہہ دوں کہ **واقفین زندگی کی بیویاں بھی چاہے وہ واقفہ نو ہیں یا نہیں وہ وقف ہوتی ہیں۔** اُن کو بھی اسی طرح اپنی زندگیاں گزارنی چاہئیں جس طرح ایک واقف زندگی گزارتا ہے اور وہ تبھی ہو سکتا ہے جب دنیاوی خواہشات کو پیچھے پھینک دیں اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مدنظر رہے۔ پس اس لحاظ سے لڑکیوں کو بھی، بچیوں کو بھی ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم واقف زندگی خاوند کی بیوی بننے جا رہی ہیں تو اس کا بھی حق ہم نے ادا کرنا ہے۔ بعض دفعہ بعض جگہ سے شکایات آجاتی ہیں کہ مربی سلسلہ ہیں اور ان کی بیوی کے بعض مطالبات ہوتے ہیں۔ چاہے کشائش میں سے زندگی گزارتے ہوئے آئی ہوں، والدین کے ماحول میں ان کو کشائش ملی ہو، سہولتیں ملی ہوں، آسانیاں ملی ہوں تب بھی جب اپنے خاوند کے گھر آئی ہیں تو ہمیشہ یہ بات مدنظر رہے کہ ہم نے اب اسی طرح گزارا کرنا ہے اور اُسی طرح زندگی گزارنی ہے جس طرح ایک مربی اور ایک واقف زندگی گزارے گا اور جہاں بھی بھیجا جائے گا ہم جائیں گی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ عفیفہ احمد بنت مکرم مبارک عارف احمد صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم مستنصر احمد، یہ بھی جامعہ احمدیہ میں شاہد کے طالبعلم ہیں، ان کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے ولی نہیں ہیں ان کے وکیل خالد احمد جاوید صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ فائزہ کریم بنت مکرم کریم اللہ صاحب بیلجیئم کا ہے اور یہ عزیزم سعید احمد جٹ متعلم جامعہ احمدیہ کے ساتھ جو محمد اکرم صاحب ہالینڈ کے بیٹے ہیں، دو ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ انیلہ جبین بنت مکرم محمد سلیم صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم فہد احمد مسعود (واقف نو) ابن مکرم مسعود احمد صاحب جرمنی کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل ندیم احمد صاحب ہیں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ)

☆............☆............☆

درخواست دعا

مکرم وحید منظور میر صاحب نائب قائد اوّل مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے عزیز مکرم طاہر احمد صاحب راجپوت جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی ویسکولر سرجری آغا خان ہسپتال کراچی میں متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

کار برائے فروخت

ایک عدد سوزوکی مہران گاڑی بہترین کنڈیشن ماڈل 2003ء مناسب قیمت میں فوری فروخت ہے۔

رابطہ: 0333-4416104

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 3/اگست

طلوع فجر	3:53
طلوع آفتاب	5:23
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:06
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	36 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3۔اگست 2016ء

8:50 am	جلسہ سالانہ کی تاریخ
12:00 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب 26 جولائی 2008ء
6:05 pm	خطبہ جمعہ 30 جولائی 2010ء
8:35 pm	کڈز ٹائم
11:20 pm	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ یوکے

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

FR-10

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان افضل چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280

ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گریجوایشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388

ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528

ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

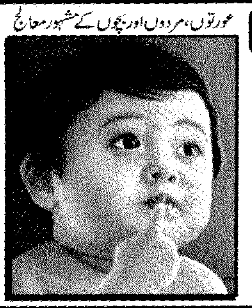

حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)

چشمہ فیض

مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com